سے قبل اذان و تکبیر کہہ کر پہلے نماز مغرب صرف تین رکعت پھر تکبیر کہہ کر نماز عشاء صرف دو رکعت اور وتر پڑھی جاتی ہے۔

مشعر الحرام

نماز فجر کے بعد قبلہ رخ ہو کر نہایت تضرع و عاجزی اور گریہ زاری سے تکبیر، تہلیل، تمجید، تسبیح اور دعائیں پڑھتے ہیں اور یہ بھی مقام قبولیت ہے۔

مزدلفہ سے روانگی

طلوع آفتاب سے پہلے یہاں سے روانہ ہوتے ہیں، راستے میں دعا، ذکر اور لبیک کی دل نواز صدائیں اٹھتیں ہیں۔ منیٰ کے قریب یہ راستہ فراخ ہو جاتا ہے۔ راستے میں دعا، ذکر اور لبیک کی دل نواز صدائیں اٹھیں ہیں۔ منیٰ کے قریب یہ راستہ فراخ ہو جاتا ہے۔ راستے میں بجری بکثرت ہوتی ہے۔ اس جگہ کا نام وادی محسر ہے۔ یہاں سے چنے کے برابر کنکریاں اٹھائی جاتی ہیں۔

جمرہ عقبہ کو رمی

منیٰ کے قریب "جمرہ عقبہ" کی طرف "لبیک لبیک" کہتے ہوئے جاتے ہیں۔ یہ سب سے آخر میں بیت اللہ کی طرف ہے۔ یہاں آ کر لبیک ترک کر دیتے ہیں اور جمرہ عقبہ کے سامنے نیچے کھڑے ہو کر بیت اللہ کو بائیں طرف منیٰ کو دائیں طرف کرکے سات کنکریاں اس طرح پھینکی جاتی ہیں۔ ہر کنکر مارنے سے پہلے "اللہ اکبر اللھم اجعلہ حجا مبرورا و سعیا مشکورا و ذنبا مغفورا" پڑھا جاتا ہے۔ جمرہ عقبہ شیطان کی اس جگہ کا نام ہے جس پر وہ غائب ہوا تھا اور یہ تین جگہ ہیں:

(۱) جمرہ اولیٰ
(۲) جمرہ وسطیٰ
(۳) جمرہ عقبیٰ

ان جمرات پر کنکریاں مارنے کا نام رمی ہے۔ رمی کا وقت طلوع آفتاب کے بعد سے زوال تک ہے۔ مجبورا بعد زوال بھی جائز ہے۔ رمی کے بعد قربانی کرنی چاہئے۔ اس کے بعد مرد حجامت کرائے، سارا سر منڈوائے۔

طواف افاضہ

یوم نحر کو حجامت وغیرہ سے فارغ ہو کر بیت اللہ شریف میں بہ نیت طواف افاضہ جس کو طواف زیارت بھی کہتے ہیں آتے ہیں اور کوشش کی جاتی ہے کہ نماز ظہر مکہ میں پڑھی جائے اور پہلے طواف افاضہ کرکے پھر صفاء مروہ کی سعی کرکے پھر آب زمزم پی کر منیٰ کو واپس چلے جاتے ہیں۔

گیارہ سے تیرہ ذوالحجہ تک رمی

بعد زوال قبل نماز ظہر جمرہ اولیٰ سے رمی شروع کرتے ہیں۔ جمرہ اولیٰ کے سامنے اور نزدیک کھڑے ہو کر ہر کنکری پر اللہ اکبر پڑھ کر سات کنکریاں مارتے ہیں۔ پھر پیچھے ہٹ کر جمرہ ہذا کو پس پشت ڈال کر روبہ قبلہ کھڑے ہو کر حمد و ثناء و تسبیح و تہلیل و تکبیر پڑھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح جمرہ وسطیٰ پر بھی اسی طرح کنکریاں مار کر فورا واپس ہو جاتے ہیں۔ پھر منیٰ کو تیرہ (۱۳) ذی الحجہ سے رمی کرتے ہوئے کوچ کرتے ہیں۔ بارہ تاریخ کو بھی کوچ کی اجازت ہے لیکن اس صورت میں بارہ تاریخ کو بجائے سات سات کے چودہ چودہ ہر جمرہ پر کنکریاں مارنی پڑھتی ہیں۔

طواف وداع

یہ طواف بیت اللہ سے رخصت کے وقت کیا جاتا ہے۔ جملہ کاموں سے فارغ ہو کر چلتے وقت بہ نیت طواف وداع طواف کرکے کعبہ کے دروازہ ملتزم اور چاہ زمزم پر دعائیں پڑھی جاتی ہیں۔ اس کے بعد آب زمزم پی کر حجر اسود کا بوسہ لیتے ہی فورا" رخصت ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی زیارت کے لئے لوگ روانہ ہو جاتے ہیں اور حرم نبویؐ میں حاضری دیتے ہیں۔

امید کا آخری سہارا

مسلمان اگر چاہتے ہیں کہ اس چشمہ حیات پر پہنچیں جہاں ان کی پیاس اور تشنہ کامی کے لئے کافی سامان راحت موجود ہے تو ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ آج تمام عالم میں صرف ایک ہی ہاتھ ہے جو ان کی رہنمائی کر سکتا ہے اور ایک ہی چشم نگران ہے جو لغزشوں سے ان کو بچا سکتی ہے اور وہ وہی ہے جو کبھی (کوہ سینا) پر تجلی حق بن کر چمکی، کبھی (فاران) کی چوٹیوں پر برابر رحمت بن کر نمودار ہوئی۔ کبھی غار ثور میں "لا تحزن ان اللہ معنا" کی صدا میں تھی۔ کبھی بدر کے کنارے "ان ینصرکم اللہ فلا غالب لکم" کے پیغام میں تھی اور کبھی احد کے دامن میں "وکان حقا علینا نصر المومنین" کی بشارت تھی اور آج بھی بدعات و محدثات اور فسق و فجور کی تاریکیوں میں مسلمانوں کا راہ بھولا ہوا قافلہ اگر صراط مستقیم پر گامزن ہونا چاہتا ہے تو اس کے لئے اس عالم یاس و ناامیدیٔ میں امید کا آخری سہارا اور بحر ظلمات کی تاریکیوں میں روشنی کا ایک ہی مینار ہے جس سے وہ اپنا کھویا ہوا راستہ تلاش کر سکتے ہیں۔

(حضرت مولانا سید داؤد غزنوی)